







سُبْحَانَ اللَّهِ

وَاللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ

ماظران و قیدرس و مطالعان قدسی نفس بخشی و پوشیدہ سحر کہ حیف اس را کہ بعد  
تالیف نظرانہ قدسی منظر قدم کرم جناب تہاب علی علی حضرت تجہد العصر الزمان ہندوستان  
کر و دیوانہ نایب نام مان حضرت علی علی جناب خاندانہ صلیب نام بکارت و انصاف گذرانہ  
حلا و مضمون اکما نظر من و حضرت کے غرض اور کلام عباد ایاچانہ پیشانی سار کو سناہن سار مرمر

طَبِيقَةُ الصَّلَاةِ

عباد جناب تہاب با سحر و حجاب معظم الیہ اظہر سار کو با سلوب عجوب طرز خوب محبوب  
سلامہ الاطباء خلاصہ الامواج حکیم احمد رضا صاحب بیامین کجا فہرہ درینا کماک نزلان

الذی لا یلد الا صوب  
۱۲۸۳  
سید حسین علی  
عبد

تالیف کیا اور اکثر مقامات پر اوقات مختلف میں سے  
گئے حق تعالیٰ مولف سار کو جزا خیر کر ارشاد

مَطْبَعُ بَيْتِ الْمَدِينَةِ

مَا شَاءَ اللَّهُ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين ط والعاقبة للمتقين ط والصلاة على  
رسوله محمد وآله أجمعين ط اما بعد کہتا ہی احقر العباد احمد رضا بن حکیم محمد  
بن حکیم مرزا نجف علی نوادہ میرمنعم علی بن سید علی نقی کہ از سبکہ غارعدہ ارکان دین  
ایمان ہے اور اکثر حضرات ترکیب وضو و نماز و ادب معانی ادعویہ و سورہ مافوری القدر  
سی بالکل بے بہرہ معلوم ہوتے ہیں چنکا کہ جانتا مصلیٰ پر واجب اور بھی اکثر زبردان ایمانی  
واسطے ترجمہ کے زبان اردو میں مکلف ہوئی خصوصاً جناب میر باقر علی صباغ فیروز  
و مرزا مہدی بیگ وغیرہ نے نہایت عجلت کی تاکید فرمائی لہذا سروسر دست بعض  
بعض مراتب ضروری کتب مبسوطہ سے اور بعض جناب آخوند صاحب علیہ الرحمۃ  
کی تابغات سی انتخاب کر کے گزارش ہوتے ہیں تاکہ ایک مختصر مفید عام اور

وزیچہ نجات اس اجنبی مستہام ہو اور نام اس سالہ کا طریقہ الصلوہ رکھا  
 پس ہر صلی کنیدت میں التماس ہے کہ بعد نماز پنجگانہ بعد ذیل کو دعا مغفرت یاد  
 فرماوین اور خاطر مبارک سر جو نفرمائیں اور اگر بمقتضای بشریت کہ لازمہ انسانی  
 ہے سہو و نسیان سرزد ہوا ہو تو قلم اصلاح سی ریع نفرماوین **اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ**  
**لِوَلَدِي كَمَا كَرَّمْتَ بَنِي صَدِّيقِكَ اغْفِرْ لِمَنْ دَانَ وَلِوَلَدِهِ** فصل واضح ہو کہ  
 پچاس امرو ضوسی تعلق گہتی ہیں از اجملہ اکیس امر واجب ہیں و بریس سنت اور نو  
 مکروہ اور تفصیل ان سبکی عاصی پنج الاغرت میں کما حقہ گذارش کر چکا ہی ہیں  
 کسی صاحب کو منظور خاطر ہو تو کتاب کو کہ طیف جمع فرماوین اور اس سالہ  
 بخوف طوالت مجملہ گذارش کرتا ہی۔ جانتا چاہی کہ جب انسان راہ و ضو کا کر  
 اعضای بدن سے پاک کری مکان مساج پر قرار لیوی پانی پاک و مساج و خالص  
 بہم پہنچاوی بعد اسکے مسواک کری کہ آسمین بارہ فوائد ہیں جیسا کہ کتاب کو میں  
 گذارش ہوئی بعد از ان **بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے دو مرتبہ و لو نالتونکو ہو بخون تک**  
**و ہو و اور یہ عاثر ہے بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَالحمد لله الذی جعل الماء طهوراً**  
**و لم يجعل له جِئساً** یعنی شروع کرتا ہونین وضو ساتھ نام خداوند خدا اور حمد کرتا  
 ہونین خاص اور خدا کو کہ جس نے پاک کر دیا کیا پانی کو اور نہن کیا اسکو بخش  
 اور اسکے بعد تین مرتبہ کلی کری اور یہ دعا ہے **اللّٰهُمَّ لَقِّنِي حَتَّى تَوْفِّقَ لِقَائَكَ**  
**وَاطْلُقْ لِسَانِي بِذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَاجْعَلْنِي مِمَّنْ تَرْضَى عَنْهُ** یعنی

خداوند تلقین کرتو مجھکو حجت میری بیچ اوس دن کی کہ ملاقات کرو نہیں تیری  
 ہشتونسی کم سوال کریں میری اعتقادات کا بیچ قبر کے درگو یا کہ تیر زبان  
 میری ساتھ یاد اپنی کے اور شکر اپنی کے اور گردان تو مجھکو اوس شخص سے  
 کہ راضی ہی تو اوس سے پہر نا کہہ میں تین مرتبہ پانی ڈالی اور یہ دعا پڑھے  
 اَللّٰهُمَّ لَا تُحَرِّم عَلٰی رَجُلٍ الْجَنَّةَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ رَّجُلٍ لَا تُحَرِّمُ عَلٰی رَجُلٍ الْجَنَّةَ  
 وَطَیْبِهَا یعنی خداوند احرام نہ کر تو اوپر میری بوبہشت کی اور گردان تو مجھکو  
 اونہیں سے کہ سو نکہتی میں ہو او سکی اور پیرم او سکی اور پہول و سکی اور خوشبو  
 او سکی + پیریت کری کہ وضو کرتا ہو نہیں تاکرتی ہو نہیں واسطے رفع حدت کے  
 اور مباح ہونی غار کے واجب قربت الی اللہ بعد اسکے ایک چلو بانی  
 بلا توقف فرق نہونیت اور پانی ڈالنی میں نہ پڑالی ابتدا جبکہ چنی ہال سے  
 کری اور زرخدان کے دیکھ دے اور چورائی منہ کی ہقد ہو کہ جہان تک لگے تھا  
 اور بیچ کی انگلی گہرے دھووی و سوقت یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهَیْ  
 یَوْمَ تَسْوَدُّ فِیْهِ الْوُجُوْهُ وَلَا تَسْوَدُّ وَجْهَیْ یَوْمَ تَبْیَضُّ فِیْهِ الْوُجُوْهُ  
 یعنی خداوند سفید و نورانی کر تو میرے مونہ کو اوس دن کہ سیاہ ہوتی ہیں بیچ  
 او س کے بعضے مونہ اور سیاہ نہ کر تو مونہ میری کو اوس دن کہ سفید اور نورانی  
 ہوتے ہیں بیچ اوس دن کہ مونہ یعنی روز قیامت کو وضو اور واضح ہو کہ مونہ  
 اولٹا نا تہ نہ پیری یعنی زرخدان کے پیشانی کی جانب اولٹا نا تہ نہ لیجاوے

بلکہ مشیانی سے زرخندان کے آخر تک لاوسی اور دست راست سے دھوکے  
 اور بعد اسکے ایک ملے پانیسے دہینی ہاتھ کو کہنی سے اوٹھکیوں کے سروں تک دھوکے  
 اور ہاتھ کو اوٹھکیوں کی جانب سے کہنی کی طرف نیلیجاوی اگر مرد دھوکے کہنی کی  
 پشت پرانی ڈالی اور اگر عورت دھوکے کہنی کے شکم پرانی ڈالی اور یہ جو  
 سورۃ اَنَا اَزْلَنَاہُ اور یہ عاثر ہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بَعِيْنِيْ وَ  
 لَخَلْدِيْ فِي الْجَنّٰتِ مِيسَاكِرِيْ وَحَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا اَللّٰهُمَّ مَعْنِيْ خَدَّ  
 دی مجھ کو بیچ قیامت کی نامہ اعمال میرا سید ہاتھ میں اور دی تو نامہ بحشیہ  
 رہنے بیچ پشت کی اولی ہاتھ میں اور حساب کر تو میرا حساب آسان  
 بعد ازان اس طرح بائیں ہاتھ کو بھی دھوکے اور سورۃ اَنَا اَزْلَنَاہُ اور  
 یہ عاثر ہے اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بَعِيْنِيْ وَ لَخَلْدِيْ فِي الْجَنّٰتِ مِيسَاكِرِيْ وَ  
 حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَسِيْرًا اَللّٰهُمَّ مَعْنِيْ خَدَّ  
 اَلنِّبَاۃِ اَلْحَقِیْقَہِ خداوندانہ عطا کر تو مجھ کو قیامت کے دن نامہ اعمال میرا  
 گنہگاروں کی بائیں ہاتھ میں اور نہ پشت کی طرف سے اور نہ رخا کہ ہاتھ میری بائیں  
 گئے ہوں میری گردن کی طرف درپناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے اون کپڑوں کی ایک کے  
 ہوں بیچ جہنم کے وسطی کا فرونگی پیر تری آب وضوی مسح پیش سرکاری اور ہر  
 کہ جب مسح سرکاری تو بعد زمین گشت کے عرض میں سر اوپری مشیانی کیجا  
 کہنچ لادالایہ خیال ہے کہ مشیانی کی تری سر کے مسح کی تری طری پناہ



اور سج و وضو کے پانی کی تری سگری آب جدید نگیری اور بارش میں وضو کرنا  
 ہی ازین سبب منع ہی کہ آب صنومین شرکت آب دیگر نہونی بائی اور جامی سج  
 یا اور کسی عضو وضو پر کوئی چکنی چیز لگی ہو تو قبل وضو اسی دفع کر لی تب وضو  
 کری تا وضو درست ہو اور سج سر جالانے کی وقت یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ غَسِّبْنِیْ  
 بِرَحْمَتِكَ وَبِیْ کَاثِرَاتِکَ وَعَفْوِکَ یعنی اے خدا! تو سر سے  
 پیر تک جھکونے رحمت اپنی کے آخرت میں اور برکتوں اپنی کے اور بخشش  
 اپنی کے پور ساری ماہدہ اپنی سے دانی پیر کا سج او نگلیو تک سر وں سے  
 پیر تک کری سبطور سی بائیں ہاتھ سے بائیں پیر کا سج کری اور سج کرنے  
 کی وقت ایٹریونکو زمین پر ٹیکے اور نصف لگی کے پیر و نکو کچہ زمین ہی بلند  
 کری اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ قَدَمِیْ عَلٰی صَوَابٍ یُّومَ لَیْلِیْهِ الْاَقْدَرُ  
 وَجْعَلْ سَعِیَّ فِیْمَا رَضِیْتَ عَنْیَ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یعنی اے  
 خدا! ثابت کہہ تو قدم میری دو تو قیامت میں اور صراط پر بھیج او سدا  
 کہ نعرش کریں او سمین قدم کافروں کے اور عاصیوں کی اور گردان تو کو شمس و قمر  
 میری ہیچ اوس چیز کے کہ راضی رکھی ہو چیز جو مجھ سے ہو بہر اسم اللہ رب  
 الْعَالَمِیْنَ کہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ  
 وَتَمَامَ الصَّلٰوۃِ وَتَمَامَ رُضْوَانِکَ وَالْجَنَّةِ کہے اور یہ اسم اللہ رب  
 الْعَالَمِیْنَ کہے اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یعنی اے خدائی تعالیٰ

سال کرتا ہو غنیمت چھپی ثواب تمام وضو کا اور تمام نماز کا اور تمام رمضان مذی  
 تیری کا اور جنت کا ۴ مرقوم ہے کہ جو ان معاون مذکورہ سی قبلہ رو وضو بجالاوی تو  
 حق سبحانہ تعالیٰ ہر قطرہ آب وضو سے فرشتہ پیدا کرتا ہی اور وہ فرشتہ تسبیح خدا  
 کرتا ہی اور ثواب اس کا حق تعالیٰ وضو کرنے والی کو عطا کرتا ہے ۴ اور یاد رہے  
 کہ آب وضو رومال سے خشک کرنا اور دھوپ کے گرم پانی سے وضو کرنا مکروہ ہے  
 ۴ اور واضح ہو کہ اگر صاحب وضو مسح بھول جائی اور بعد کچھ دیر کے یاد آوی تو  
 اب رن وغیرہ کی تری سے مسح کری آب جدید نکری اگر بھٹون وغیرہ کا پانی  
 خشک ہو گیا ہو تو بارگرو وضو بجالائی ۴ اور یہی واضح ہو کہ وضو کی توڑ نبوالی  
 گیارہ چیزیں ہیں اول برزد و سری بول قیسری باد چوتھی خواب یعنی اسب سونا  
 کہ دیکھنا اور ستنامسد و دھو جائی یا بخون وہ چیز کہ عقل کو زائل کر ہی مانند  
 شراب وغیرہ کی چٹھے حیض ساتوین استحاضہ آٹھوین نفاس نوین چہونا مردہ  
 بے غسل کا بعد سرد ہو جانیکہ و سوین ہر گاہ یقین ہو کہ حدث صادر ہوا  
 اور وضو ہی کیا لیکن شک ہو کہ پہلے وضو کیا یا حدث پہلے صادر ہوا گیاروین  
 یقین ہے کہ حدث صادر ہوا اور شک ہے وضو کیا یا نہیں فصل واضح ہو کہ جس  
 صاحب کو پانی تلاش اور قیمت سی ممکن نہو یا ایسا مرض ہو کہ پانی نقصان  
 کرتا ہو یا کوئی عذر اور یہی اسی قوی ہو تو ان صورتوں میں بوضو کے تیمم  
 بجالائی اور عذر شرعی میں غسل کی عوض ہی تیمم بجالا سکتا ہے اور ترکیب

اسکی پہلے کہ پہلی نجاست بدن سی دور کر کے نیت لیکن یہی کہ تیمم کرنا یا کرتی  
 ہو نہیں بدلے وضو کے واسطی مساجد ہونے نماز کے واجب قرینۃ الی احد ساتھ ہی  
 نیت دونو ہاتھ میں پریا اوس چیز پر جو حکم زمین میں ہے جاری اور بعد کے  
 اوتھیں ہاتھوں سے مونہ پر سج ابتدائی پیشانی سے ناک کی جڑ تک کری بعد کے  
 بائیں ہاتھ کی تیلی سے دہنی ہاتھ کی پشت بند دست پر سی سر انگشتان تک  
 مسج کری اور بعدہ اسطریق سے دہنی ہاتھ کی تیلی سے بائیں ہاتھ کی پشت  
 بند دست پر سر انگشتان تک مسج کری اور پے در پی بجالاتا واجب ہے اور  
 واسطی سونکے بنا بر شہور عیوض وضو میں ایک ضرب اور دلی غسل کے وضو  
 چاہنی اور احوط یہ ہے کہ دونو تیمم میں ضرب بدل سے سج حسین کری اور ضرب  
 ثانی سے تیمم سج کرے ۱۲ اور یہ بھی یاد رہی کہ جن چیزوں سے وضو و غسل ثبوت آتا ہے  
 اور تیمم سے تیمم بھی ثبوت جاتا ہی مگر تیمم کے ثبوت میں ایک چیز اور زیادہ ہے  
 کہ استعمال پانی کا ممکن ہو سکے پس اگر تیمم کیا ہو اور غارہ شرع کی ہو اور پانی دستیاب  
 ہو جادی تو تیمم ثبوت جاتا ہے اور طہارت پانی کی واجب ہوتی ہے مگر وقت ایسا  
 ممکن ہو کہ گمان طہارت آب سے وقت جاتا رہیگا تو اس صورت میں تنقض تیمم  
 نا ہوگا بس تیمم سے نفل کو بجالاتا ہی اور اگر بعد غارہ کے پانی دستیاب ہو تو اعادہ  
 ضرور نہیں خواہ وقت باقی ہو خواہ نہ ہو اور اگر بعد تکبیرۃ الاحرام کے پانی دست یا باطن  
 میں نظر یا تیمم میں خلل نہیں نماز عام کری لیکن بعد نماز کے طہارت آب بجالاتا ہے

کرنا اضیاط ہے خصوصاً اگر قبل کوع کے پانی بہم پہنچا ہو کہ اور اگر بعد کوع کے  
 پانی ملا ہو تو اعادہ استدغفر و زمین و برہمی یاد رہی کہ تیمم سے بھی انکسیر تعلق  
 رکھتی ہیں از انجہ بارہ امور واجبہ رسالت است اور وہ مکروہ ہیں اور حقیر انکو ہا  
 مفصل نہ الاخرت میں گذارش کر چکا ہے فصل واضح ہو کہ نماز ستونوں میں سے  
 اور اہلبیت اطہار علیہم السلام سی روایت کی ہے کہ نزدیک تین ہوتا جندہ گدا  
 بعد پھر ان خدا کے ساتھ کسی چیز کی کہ بہتر نمازی ہو یعنی نماز سے قرب خدا  
 حاصل ہوتا ہی اور حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ نماز و  
 بیس حج بہتر ہے اور انیس حج بہتر ہے اوس گھر میں از طلای کہ راہ نمازین  
 کریں کہ ایک تہ تک باقی نری اور زیادہ تر فضیلت نماز حقیر حج الاخرت میں  
 کر چکا ہے اور ترک نماز میں نہایت معصیت ہے پس لازم ہے کہ نماز کو لسی جتا  
 من ترک نکرتی اور اگر بسبب کسی عذر کے نماز میں قصا ہو جاوین عورت ہو یا  
 مرد جلد تراد اگر می تاکہ نیاسے مشغول الذمہ بخاوی اور سجدہ اوس چیز بزرگ  
 کہ نہ میں سے اوگی ہو اور کہا او پہنچنے میں آتی ہو اور شئی پاک برہی سجاہ جائز  
 الا بہتر اور افضل خاک ترست جناب سید الشہداء علیہ السلام نے پس لازم ہے  
 کہ سجدہ گاہ خاک ترست امام علیہ السلام پر سجدہ بجا لاوی اور بیچ حضرت فاطمہ  
 زہرا علیہا السلام کی خاک پر پڑے کہ فضائل لا تعد ہن فصل واضح ہو کہ بیس حج  
 اوس مکان سے تعلق رکھتے ہیں کہ جہان انسان نانہ بجا لاوی اور جلد در

ہا کے لیے مہر و سرور گردان سیدی رکھی اور بجاالت تندرستی کی طافت اور  
 کسی حیرت انگیزی اور عورت مانو نکو اپنی سینہ سے ملا کے مہر و سرور پر سکے کہ  
 اوجائی چہا تونکی کہانی ندی اور پالوٹ و دلوں ملا کی رکھی اور اذان و  
 قامت سی غار بجالائی عورت اہستہ اذان دی اور مرد باواز بلند دی  
 اور ترک نڈی کیونکہ حضرات ائمہ گہانی اذان قامت کے فضائل میں اہستہ  
 حدیثین فرمائی ہیں کہ جنکا حضور نہیں ہو سکتا یہاں بخوف طوالت ترجمہ  
 چند حدیث برای ترغیب مومنین گذارش ہوتا ہی چنانچہ حضرت امام جعفر  
 صادق علیہ السلام فرمائی ہیں کہ جو اذان اور قامت کہے غار بجالاتا ہی نو  
 و صفیں فرشتوں کی مشرق سی مغرب تک اسکی سچی غار بجالاتی ہیں اور اگر  
 صرف اقامت ہی سے غار بجالاتا ہی نو ایک صف غار پڑھتی ہی اور یہ  
 ہی حدیث میں وارد ہی کہ جو برای رضا مندی حق سبحانہ تعالیٰ ایک  
 غار ہی اذان سے بجالائی تو حق تعالیٰ سب گناہ گذشتہ اسکی عفو کرتا  
 اور تمام گناہ کفر نیکی توفیق دیتا ہی اور درہر شہادت جنت میں اسکو عطا  
 کرتا ہی اور ہر ہی حدیث میں وارد ہی کہ جو شخص شہرہائی اسلام میں سے  
 کسی شہر میں اذان دی وہی بہشت اور سیر و حب ہوتا ہی اور اذان دینی میں جو  
 جو مؤذن کہتا ہی گو اسی اسکی ہر چیز خشک نہ دیتی ہی اس سبب حکم ہے  
 کہ بخلاف قامت کی کلمات اذان ہر شہر کے آواز بلند سی ادا کری کہ آواز

کہ اواز اذان خشک و تر تک پہنچی تاکہ اوسکی گواہی دین اور حسبہ راواز بلند  
 دین اور سیقد راوسکے گناہ عفو ہوں اور لازم نہیں کہ موزن بالغ ہو جس  
 طفل صاحب تمیز ہی اذان دی تو کافی ہے اور اذان دینا عورت کو  
 واسطے عورتوں کی اور واسطے ان مردوں کی جو محرم ہوں جائز ہے بشرطیکہ  
 نامحرم اواز اوسکی نہ سنے اور اگر عورت ضعیف ہو اور اوسکی اواز کے  
 سننے سے حفظ ہو تو نامحرم ہو گا وہی اذان اوسکی سنی جائز ہے اور اذان سے  
 ہی نہیں امر تعلق رکھتی ہیں از انجملہ اویس امر سنت اور ثواب مکروہ اور  
 حرام ہیں اور عبد ذیل تصریح ان امروں کی بھی نہج الاخرت میں کر چکا ہے اور  
 جب موزن اذان دی تو سامع کو لازم ہی کہ جو کلمہ اذان موزن کے  
 منہ سے سنے اوسکو آستہ آستہ ادا کری اور حسب تحریر جناب شیخ بہا الدین  
 عالمی علیہ الرحمۃ کا نوعین اور نکلیان و بار اذان بجا لانا سنت ہے پس اصل  
 کو چاہنی کہ بعد الفراغ وضو قبلہ و بطریق مذکور چار مرتبہ اللہ اکبر کے پھر  
 اسکے پہرے میں کہ حق تعالیٰ اوتسی زیادہ بزرگ ہی کہ عقل کسکی اوسکی کہ نہ ہو دربار  
 کر کے پہرہ و مرتبہ **اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ** کہی یعنی گواہی دیتا ہوں  
 میں کہ کوئی معبود برحق لائق پرستش اور قابل عبادت نہیں سوائے معبود حقیقی کے  
 کہ منصف تمام صفات کمال وہ ہی اللہ جل شانہ ہے پھر دو دفعہ  
**اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ** کہی یعنی گواہی دیتا ہوں میں کہ حضرت

محمد مصطفیٰ فرستادہ خدا برہالت میں اور بعدہ نوراً علی اللہ علیہ والہ  
 وسلم کہجہ بلکہ ہمیشہ رقت شنیدن و گشتن اسم مبارک حضرت کہا کری  
 کہ ثواب غنائم ہی اور معنی اس کے یہ نہیں کہ درجعت خدا اور سلامتی ہوا و سکیجانب  
 سے محمد اور ادنیٰ آل اور اہلبیت پر اور مراد آل اور اہلبیت اور رسول سے  
 حضرت سولہ مومنین امام المتقین علی بن ابیطالبؑ اور حضرت فاطمہ زہراؑ اور  
 حضرت امام حسنؑ اور امام حسینؑ اور حضرت امام زین العابدینؑ اور حضرت امام  
 محمد باقرؑ اور حضرت امام جعفر صادقؑ اور حضرت امام موسیٰ کاظمؑ اور حضرت  
 امام موسیٰ الرضاؑ اور حضرت امام محمد تقیؑ اور حضرت امام علی نقیؑ اور حضرت  
 امام حسن مجتبیٰؑ اور حضرت امام محمد مجتبیٰؑ یا علی علیہم السلام میں اور یہی  
 معصوم ہیں یعنی ان بزرگواروں کوئی خطا اور گناہ عدا اور مہو اول عمر سے  
 آخر تک صادر نہیں ہوا ہی اور حضرت امام محمد مجتبیٰ آخر الزمان غائب ہیں  
 جب مسیح ابھوگی تب ظاہر ہوگی اور تمام عالم کو عدل سے معمور کرینگے الخ  
 بعدہ وودع انہذا ان اَماۃَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَہْلَ الْمُتَّقِیْنَ عَلَیْہِمْ سَلَامٌ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ  
 رسول اللہ ﷺ فصل ۱۰ کہ یعنی گواہی دیتا ہوں کہ حضرت مولای  
 مومنین علی بن ابیطالبؑ سب مومنین ہیں اور امام متقیوں میں ہیں اور  
 ولئی خدا صاحب خضابہ امور و خلائق میں اور وصی امیر جانشین حضرت محمد  
 مصطفیٰ بغیر فاصلہ کے ہیں یہ دو مرتبہ جی علی الصلوٰۃ کجے آؤم اور آمادہ

تم سب نماز کی طرف پہرہ و مرتبہ علی التکلیح کہے یعنی آؤ تم اور آمادہ ہو تم  
 اور جلدی کرو تم اس کی طرف کہ جو باعث مستکاری و درجہ اتالیق ہے پہرہ  
 و مرتبہ علی خیر العمل کہے یعنی آؤ اور آمادہ ہو اس میں کیونکہ بہترین  
 عملو کا ہے اور وہ نماز ہے پہرہ و دفعہ اللہ اکبر آؤ و دفعہ لا الہ الا اللہ  
 کہے اور واضح ہو کہ ان دونوں کلمہ کے معنی مذکور ہو چکی ہیں ہذا امر و تحریر کرنا مستحب  
 بنانا اور بعد انقراغ اذان بہتر ہے کہ یہ دعا بحال خفیہ و از سر نو پڑھ لیں اور  
 کبھی ہو کہ مسجد میں بھی پڑھ سکتا ہی الا نماز مغرب میں مسجد کی باب میں اختلاف  
 ہے یعنی اگر وقت تنگ ہو مسجد میں ضرور نہیں دعا یہ ہے اللہم اجعل  
 قلبی بازاً و عیشتی قاراً و رزقی دائراً و علی سائر اولادی  
 ابراراً و اجعل لی عند قابر رسولک محمد صلی اللہ علیہ و  
 اللہ وسلم مستقر آفراداً و رحمتک یا ارحم الراحمین  
 اسی خدا گردان تو میری دکانوں کی کر فیو لا اور میری زندگی کو راحت اور آرام  
 اور عیش و خوشی سے بسر کر اور میری روزی میں بہت وسعت دی و میری  
 عملوں کو خالص اور برگزیدہ اور سرور دینی والا کر اور میری اولاد و نسل کو گردان  
 تو میری لئے نزدیک قبر شریف محمد رسول اللہ کے محل قرار دے اسی نبی کریم  
 اور رحمت کی اسی بہت بڑی رحم کر فیو الی طو اور یہی واضح ہو کہ جناب غوث  
 صاحب ح ارقام فرماتی ہیں کہ درمیان اذان و اقامت کی سنت ہے



کہ سجدہ میں جاوی اور یہ بھی لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ لَقَدْ خَشَعْنَا  
 خَاشِعًا عَيْنَيْنِ نہیں کوئی معبود نہ تو ہی رب میرا سجدہ کرتا ہوں میں دراصل  
 سیر در انحالیکہ عاجزی کرنیوالا اور عاجزی کرنیوالا ہوں نہیں شرم ناک حاجت مند  
 پہر کٹر ابو کی اقامت کہی یعنی جو جگہ کہ ان میں کہی میں وہی اقامت کہی  
 دوم مرتبہ اللہ اکبر اول میرے اور صاحب منتخب الاعمال نے کہنا اَللّٰهُ  
 اَمَّا الْمُؤْمِنِينَ اقامت میں کہی اور نیز حدیث سی ثابت ہوتا ہے  
 کہ جناب سرور کائنات فی مرایا لہ جہان میو ذکر مودعات علی کا بھی ذکر ہوا اور بعد  
 خَيْرَ الْعَمَلِ کے دوم مرتبہ قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ کہی یعنی قائم ہوئی غار  
 پہر دوم مرتبہ اللہ اکبر بطریق مذکور بالا کے ایک مرتبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہی اور قاتل  
 مثل اذان شہرہ کے نہ کہی بعد اسکے سات تکبیر اس طریق سے کہی یعنی  
 اول تین مرتبہ اللہ اکبر کہے اور ہر مرتبہ ہاتھ مقابل کانوں کے بلند کری  
 پہر یہ دعا پڑھی اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اَمْلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ  
 سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ اِنِّي عَمِلْتُ سُوءًا وَظَلَمْتُ نَفْسِي فَاعْفُ عَنِّي  
 ذَنْبِي اِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ یعنی اسی باری تعالیٰ تو ہی  
 بادشاہ ثابت و ایم ظاہر آشکارا اور جدا کرنیوالا حق و باطل کا نہ نہیں کوئی  
 معبود سوا تیری پاک اور منزہ جانتا ہوں نہیں تجھ کو تمام اوت چیز دہنی کہ لیت  
 جلال اور کمال ذات و صفات تیری نہیں میں اور حمد اور شکر کرتا ہوں نہیں تیرا

تحقیق سے برسرِ کام کئے ہیں اور ستم کیا ہی ہے اپنی نفس پس بخشدی تو کبر  
گناہ تحقیق نہیں بخشیکا گناہوں کو کوئی سوا تیری ۴ پہر و درخت اللہ الکریم  
مذکور کہی بعد یہ پڑی لبیک و سعدیک و الخیر فی یدیک و  
الشر لکسر الیک و الہدیٰ من ھدیت عبدک و ابن عبدک  
ذلیل باین یدیک منک و بیک و لک و الیک لا ملجاء  
ولا منجاء ولا مفر ولا هرب منک الا الیک سبجائک و حنا  
نیک سارکت و تعالیت سبجائک ربنا و رب البیت  
الحرام ۵ یعنی کھڑا ہونے سے خدمت تیری کے کھڑا ہونا بعد کھڑے ہونے کے  
یعنی ہمیشہ تیری خدمت میں حاضر ہونے جو نہ چھوڑے واسطے غار کے حکم کیا تو نے  
میں قبول کیا ۶ اور لبیک گو یا تیری خدمت میں حاضر ہونے اور باری کرتا  
ہو غن تیری باری کرنی بعد باری کر نیکی یعنی ہمیشہ فرمان بردار تیرا ہونے اور  
میکیان دنیا و آخرت کی سب تیری دست عدت بن بن اور بدی تجھے  
نہیں ہے اور تیری طرف راہ ہی بدی کی اور بدایت پایا ہوا وہ شخص جس کو  
تو نے ہدایت کی بن بندہ تیرا ہوں اور کنیز زادہ اور غلام زادہ تیرا ہوں ۷  
خدمت میں کھڑا ہوں ۸ ابتدا و جود میری کی تجھے ۹ اور بسبب تیری ہے  
بقا اور باری میری اور واسطے تیری میں غام کام میری اور تیری طرف ہے  
بانگست میری نہیں ہے کوئی جاہ میری اور جائی امید میری اور گریز گاہ میری

تجہ سے مگر تیری ہی طرف ہاں کہ در منظرہ جاتا ہوں میں تجھ کو اس خبر سے  
 کہ تیری لٹی سنراؤ نہیں اور سوال کرتا ہوں میں تجھ سی رحمت اور مہربانی پرستہ کا  
 اور دایم مبداء تمام برکتوں کا تو ہی ہے بیچ دینا اور عقی کے اور بلند تری تو اور  
 عقول اور دہمونسے مقدس اور منظرہ ہی تو ای پروردگار ہماری اور پروردگار  
 خانہ کعبہ کے یعنی معبود و مقصود عبادت توئی ہے نہ خانہ کعبہ اور مومنہ کعبہ  
 کیجا خبلا یا ہوں میں بوجہ ارشاد تیری مہ اور بعد دعائی مذکور ہر ایک دفعہ  
 اللہ اکبر کہے اور نیت نماز کری اور طریق نیت نماز یہ ہے کہ اولین  
 قصد کری کہ چار رکعت نماز ظہر یا عصر یا تین رکعت نماز مغرب یا چار رکعت نماز  
 عشاء یا دو رکعت نماز صبح پڑھتا ہوں میں یا پڑھتی ہوں میں واجب قرآن  
 الی اللہ اور مجرد قصد یعنی ادائی نیت ہاں تکبیر الاحرام یعنی اللہ اکبر ادا  
 بلند سے کہی عورت اس قدر پکار کے کہی کہ خود سینے اور تکبیر الاحرام کہتے  
 وقت مانو لوگوں کو توں تک بلند کری مگر تکبیر الاحرام سے یہی جو وہ امر  
 تعلق باین طریق رکھتے ہیں کہ سات امر واجب اور سات سنت ہیں اور  
 مفصل انکو یہی عبد بیل نیج الاخرین گذارش کر چکا ہے الغرض بعد تکبیر  
 الاحرام کے یہ دعا ہے اللہ الرحمن الرحیم کہے پڑھے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي  
 فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ عَلَيْهِ طِبَقُ  
 اِبْرَاهِيمَ وَدِينِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَمِنْهُ اِسْتَجِی

صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَآلِهِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاةٍ وَآلِهِ خَيْرٌ مِّنْ صَلَاةٍ  
 اِنْ صَلَوَاتُكَ وَتُسْكِي وَتَحْيَايَ وَمَنَّا بِي اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ لَا  
 شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ یعنی اپنی رو سے  
 دلو متوجہ کیا مینی خالق کی طرف کہ پیدا کر نیوالا ہی آسمانوں اور زمینوں کا اور جاسخ  
 والا ہی ظاہر اور پوشیدہ کا یعنی توجہ کی مینی امی خدا تیری طرف ایسی حالت میں  
 میں اور دین خدا پرستی اور دین حضرت ابراہیم اور دین برحق محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
 علیہ وآلہ اور طریق مستقیم علی مرتضیٰ علیہ السلام کے سچ اصول اور فروع دین کے  
 ثابت اور راسخ اور قائم ہونے اور مسلمان ہونے اور بدل کشی سے بیزار  
 ہونے اور سب باطل مذہبوں سے یعنی متوجہ طرف توحید باری تعالیٰ اور دین رسول  
 خدا اور ائمہ ہدای کی ہونے اور بری ہونے شرک جلی سے مانند بت پرستی کے او  
 شرک خفی ریاسی اور اطاعت اور دوستی سوای ائمہ ہدای تحقیق غازی  
 اور قربانی میری اور ج میر اور عبادت میری جو مجھ سے ہوئی ہی اور موت میری اور  
 زیست میری یہ سب خالص میں واسطی خدا کی کہ پیدا کر نیوالا جہان اور جہان کے  
 سب چیز و نگاہی اور عبادت میں او سکی کسی کو شریک نہیں کرتا ہونے اور اس حکام  
 ہوا ہی چھکو اور دوسے مسلمان ہونے اور پوشیدہ نبی کہ قیام سی اپنی اور  
 امر متعلق میں انہی ائمہ با پنج امر واجب و در دس امر صفت اور تین امر مکروہ ہیں اور افضل  
 انکو عبد ذلیل پنج الاخرت میں گذارش کر چکا ہی اور علی مذالقیاس قرنت فاتحہ

اور سورہ بھی بتائیں اور تعلق رکھتی ہیں چنانچہ گیارہ امر ان میں سے واجب اور  
 دس امر سنت اور پانچ امر مکروہ اور چھ حرام ہیں اور خیف ان کا بھی کیا استخراج  
 الاخرت میں گناہوں سے کر چکا ہے + الفرض بعد انقرا دعا گز کو سنت ہے  
 کہ کہی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یا یون کہی اَعُوْذُ  
 بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ یعنی پناہ لے کر یا یون  
 میں اور بتی ہو نہیں سکتا معبود بحق اور خداوند مطلق کے کہ مسنا ہی تمام گفتگو  
 خلقت کی اور جانشی والا تمامی معلومات کا خصوصاً تمام اعمال و نیات بند  
 شروع و سوسہ دیو فریبندہ و سرکش سے یاد اور ماندہ رحمت حق سے کہ سنگ باران  
 کیا اور سکوفروشتوں کی حسبوقت کہ رہنمائی آجائے یا ہمارے پیر شہا پلسان بہت خدا  
 یا عنایت خلق کے اور پھر سورہ حمد شروع کری اور سورہ حمد کے تخصیص سے واسطے  
 ہے کہ سورہ حمد ہر غارتہ بیگانہ کے پہلی اور دوسری رکعت میں قبل سورہ دیگر پڑھنا  
 واجب ہی پس کہی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یعنی شروع کرنا ہو نہیں سکتا نہ نام  
 اللہ کے کہ لائق بندگی کے ہی اور سب صفات کمالیہ و سلی واسطے ثابت  
 ہیں اور رحمت ہے اور پتہ خلق کے بسبب بندہ کرنی یا روزی دینی کے اور رحمت  
 اوپر مومنین کے آخرت میں بسبب مغفرت اور دخول جنت کے اور حضرات ائمہ  
 اطہار صلوات اللہ علیہم اجمعین سے وارد ہی کہ با بسم اللہ ہی بہا اور حسن  
 ذات الہی ہی اور سب سے سنا اور رفعت اور مہم سی ملک اور بادشاہی اور

اے اسم جناب باری ہی اور رحیم سے مراد بخشش والے جمیع خلائق کا ہے و  
 رحیم سے مراد بخشنده مومنین ہے الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی کل تعزین  
 ثابت میں اسطے خداوند کریم کے کہ پیدا کر نیوالا اور ترتیب کر نیوالا اور پرورش  
 کر نیوالا سب عالم کا ہی مہر نہیں جانتا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے اٹھارہ ہزار  
 عالم پیدا کئی میں کہ پہلے دنیا ایک اور زمین سی ہی اور وہ سترہ ہزار مسکن روحانیت  
 ہے اور عدد اوکی سو اسی حق تعالیٰ کی کوئی نہیں جانتا ہی اور ابن کعب سے مراد  
 ہی کہ اٹھارہ ہزار عالم سی مراد اٹھارہ ہزار ملائکہ میں چار ہزار بائیں  
 بطرف مشرق اور چار ہزار بائیں بطرف مغرب اور چار ہزار بائیں سو بطرف  
 جنوب اور چار ہزار بائیں بطرف شمال اور ہمراہ انکی اور ملائکہ میں کہ عدد  
 اوکی سو اسی خدا کی کوئی نہیں جانتا ہی اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ یعنی ایسا خدا  
 کہ بہت رحم کر نیوالا اور رحیم دنیا اور آخرت کا ہی اور آخرت میں بعد حساب  
 کتاب کے مومنین کو سبب اپنی رحمت کی بخشش اور بہشت میں داخل کرے اور نعتیں  
 طے طرح رحمت فرمائے مَالِکُ یَوْمَ الدِّینِ یعنی ایسا خدا کہ جزا  
 دینی دالار و جزا کا اور بادشاہ قیامت کی دیکھا ہے اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَخَاص  
 تَجِبِیْ کُوْنُبْغِیْ کرے میں ہم و اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ اور تجھی سے مدد چاہتی ہیں  
 اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کہ ثابت رکھے تو ہم کو راہ اور طریق محکم پر  
 کہ طریقہ اہل بیت طاہرین علیہم السلام صراط الذین اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ یعنی راہ محکم

راہِ رست اور اشخاص کی ہے کہ جنکو نعمتِ الہی ہو تو فی غایۃ العُصُوبِ  
 عَايَهُمْ نہ راہِ اولیٰ کہ غضب تو اور نہ یَوَلا الصَّالِیْنَ نہ راہِ اولیٰ کہ  
 گمراہ ہیں اور بعد انقراغِ سورۃ حمد سورۃ دیکر بعد درتِ تہیٰ مگر حدیث سے  
 پہلے رکعت میں بعد خواندن سورۃ حمد سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ کے پڑھنے کی بڑی  
 فضیلت پائی جاتی ہے اور علیٰ ہذا القیاس رکعت دوم میں بعد اختتام  
 سورۃ حمد فضیلت خواندن سورۃ اخلاص ثابت ہوتی ہے اس لئے ترجمہ  
 ان دونوں کا تحریر ہوتا ہی پس واضح ہو کہ بعد انقراغِ سورۃ حمد ایک دم  
 تہر کے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہہ کر معنی اسکے عنقریب گذارش ہو چکے  
 ہیں پھر تہیٰ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ خداوند کریم ارشاد کرتا ہے  
 جنابِ سرورِ کائنات سے تحقیق کہ ہمیں یہی قرآن شریف کو بیچ شبِ قدر کے کہ وہ شب  
 اویسیوں یا اکیسویں یا تیسویں رمضان کی ہی اور حدیث سے ثابت ہوتا ہے  
 کہ شبِ قدر ان تینوں راتوں میں سے ایک رات کو ضرور ہی اور تیسویں رات کی شبِ قدر  
 ہونی پر احادیث کثیرہ دلالت کرتی ہیں اور شبِ قدر کو سو اسطیٰ کہتی ہیں کہ مقدّر  
 کیا جاتا ہے اس شب کو جو کچھ کہ تمام سال میں دوسری شبِ قدر تک ہو نہ وہاں  
 یعنی حقیقتاً شبِ قدر ہر ایک کی سو اسطیٰ کل امورات جو سال میں ہوں بولے  
 ہوتی ہیں مقرر فرماتا ہی اور یہی واضح ہو کہ شبِ قدر کے پوشیدہ کریمین عین حکمت  
 یعنی جنہ اسکی امید میں ہر شب عبادت کری اور اسطیٰ ہم اعظم کو قلمِ ہما حسن

میں پوشیدہ کیا ہی تاکہ بندہ اسم اعظم کی امید میں تمام ناموں کو خدا کی یاد کری اور اسے  
 ہی غار وسطے کو پوشیدہ ہر روز کی پانچون غار و غین کیا ہی تاکہ بندہ پانچون ننگ  
 پڑے اور علی بن ابی القیاس عالمی قبول ہونی کی ساعت کو جمعہ کی ساعت و غین پوشیدہ  
 کیا ہی تاکہ تمام روز عبادت اور طلب عا میں مشغول رہی اور اپنی رضا مندی  
 کو طاعت میں پوشیدہ کیا ہی تاکہ ہمیشہ طاعت کیا کری اور اپنی نارضا مندی کو  
 گناہوں میں پوشیدہ کیا ہی تاکہ سب گناہوں سے پرہیز کریں اور اپنی دوست  
 کو مومنین میں پوشیدہ کیا ہی تاکہ سب مومنین کی بزرگی کرنے رہیں  
 شرف اور عزت اس شب کی یہ ہے کہ جو مومن یا مومنہ اس شب طاعت خدا  
 کری تو نزدیک خدا کی قدر و منزلت والا ہو اور پہ اس شب کی تعظیم میں فرماتا ہے  
 وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْكَلَةُ الْقَدْرِ عِنِّي حَقُّهُ جَنَابُ سِرِّهِ كَمَا نَأْتِي  
 مخاطب کی فرماتا ہی کہ کہانے جانا تو فی امی رسول میری کہ شب رکھا ہے  
 اچھا کیا مرتبہ ہی جب تک ہم نظر مائن ۴۰ ہر حق تعالیٰ نے ہماری تعلیم کی واسطے  
 اپنی کی طرف مخاطب ہو کی ارشاد کیا لَيْكَلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنَ الْفَلَاحِ  
 یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار اہنیو نسی یعنی عبادت شب قدر بہتر ہے ہزار اہنیو  
 عبادت سی جو سو شب قدر کی ہوں شکیر عبادت کنندہ ولای الہی  
 رکھتا ہو اور حضرت امام حسن ۴ فرماتی ہیں کہ رسول خدا فی ارشاد کیا کہ  
 بنی خواب میں دیکھا کہ بندہ میری منبر چڑھتی اور اترتی ہیں اس خواب



چھکو بہت رنج ہوا پس جبریلؑ نازل ہوئی اور بیان کیا کہ وہ بنی امیہ میں جو  
 ایک سہتر چترین گے اور بعد اُنکی بادشاہی کرینگے مگر دریافت کیا کہ سلطنت اُنکی  
 کتنی دنوں کی ہوگی کہا ہزار و پینس کی مین پہ بات سنکر بہت ملول ہوا جبریلؑ  
 نے چھکو تسلی دی اور سورہ قدر لائی اور کہا کہ شب قدر بہتر ہے بنی امیہ کے  
 ہزار مہینے کی بادشاہت سے کہ جس میں شب قدر نہوا اور یہی فرمایا رسول خدا  
 نے کہ جو مومن یا مومنہ شب قدر کو بیدار نہوا اور عبادت خدا میں مشغول رہے  
 تمام گناہ اوسکی بخش جاتی ہیں اور احادیث کثیرہ سے نزول ملا کہ شب قدر  
 کو اون شعبوں کی گہرین کہ جہان گہرا یا سور یا شراب یا نضو یا ناپاک جنابت  
 والا نہوا یا اجانا ہی اور پروردگار عالم خود ہی ملائکہ کی نزول میں کفر یا تا  
 تَنْزِلُ الْمَلَائِكَةُ نَازِلٌ هُوَ مِنْ فَرَشَتِهِ زَمِينَ بِرَدِّ الْقُرْآنِ اور جبریلؑ  
 فیما کیچ اوس شب قدر کی اور بعض روایت سے ثابت ہوتا ہی کہ روح ایک  
 فرشتہ بہت بزرگ ہی اور جبریلؑ سے ہی زیادہ فضیلت رکھتا ہی چنانچہ  
 وہ فرشتوں کی ہمراہ آتا ہی اور وہ فرشتے غروب آفتاب سے طلوع آفتاب تک  
 زمین پر رہتی ہیں اور بعض کا قول ہے کہ مراد روح سے حضرت عیسیٰؑ ہیں کہ  
 ہمراہ فرشتوں کے آتی ہیں اور بعض کہتی ہیں کہ مراد روح سے حضرت مردوک  
 ہیں کہ اوس شب کو نزول اجلال فرماتی ہیں اور بعض بیان کرتے ہیں  
 کہ مراد روح سے وحی ہی کہ فرشتے وحی لیکر آتی ہیں اور صحیح یہ ہے کہ

مراد اوس سی جبریلؑ ہیں، ہمراہ ملائکہ آتی ہیں کہ اونکو زمین کے رہنی والوں کی شناخت  
 بہت ہی آوشیعو کے گہرو میں جاتے ہیں اور جبریلؑ شیعوں کی مصافحہ کرتی ہیں اور  
 علامت مصافحہ کی رقت قلب اور انکو ہونسی شکوٹکا نکلتا، یا اذن رقیق ساتھ  
 حکم پروردگار اپنی کے من کل اھم ہر کام کیواسطی جو خداوند کریم مقدر کرتا ہے  
 اوس شب کو سال آئندہ تک سلام بھی سلامت ہی وہ شب بڑی ہونے،  
 اور بلاؤنسی اور شیاطین کی آفتوں سے یا یہ کہ سلام ہی خدا کے دستوں پر  
 طاعت کرنیوالوں پر حتیٰ مطلع الفجر تک نکلنے صبح تک یعنی یہ سلامتی اور خیر  
 اور برکت صبح کی نکلنے تک ہے ۴ اور بعد انقراغ سورہ مذکور ایک دم ٹہر کے ماتوٹو  
 تک کیواسطی کانوں تک بلند کری اور زبان سی اللہ اکبر کہے اور رکوع میں  
 جاوی دونوں ہاتھونسی دونوں گھٹنوں کو پکڑی اور زانوؤں کو پیچ نکال دیوے  
 اور بازو دونوں پہلے رکھی اور سرگردن کو پشت اس طریق سی برابر رکھی کہ  
 اگر ایک قطرہ پانی کا پشت پر ڈالا جاوی تو ٹہر ہی اور رکوع میں آکھین بند کہے  
 یا نظر کو دونوں پاؤں کے پیچ میں کہے اور گردن کو برابر اور دراز رکوع میں طریق کو  
 رکھی کہ مراد اس یہ ہے کہ میں اپنی گردن خدا کی بندگی سی ہرگز نہیں کھینچ نیکا  
 اور سر کو اسکی اطاعت سے نہ اٹھاؤنگا اگرچہ میری کوئی گردن ہی ماری اور  
 راض ہو جو کوئی شیعہ رکوع اچھی طرح دلسی بجالاتا تو حق سبحانہ تعالیٰ اپنی نور  
 اسکی زینت کرتا ہی اور کبریائی کے سانی میں پناہ اسکو دیتا ہی اور خلعت

اصفہانی کا اوسى پہنا ہى رکوع ادب اور اطاعت ہى اور یہ ہى یاد رکھ کر رکوع  
 کہ نارکن نماز ہى اور رکوع سى جیسى امر متعلق میں کہ چہ امر واجب اور سواہ سنت  
 اور چار امر مکروہ میں اور فصل الکوبى تغیر نہی الاحترت میں گذارش کر چکا ہى  
 اور جب صدر رکوع پہنچ جاوى تو ذکر رکوع ہى واجب ہى اور ذکر رکوع میں خواہ  
 تین مرتبہ **سُبْحَانَ اللَّهِ** کہ اگر صغیر ہے خواہ ایک مرتبہ **سُبْحَانَ اللَّهِ** کہ اگر کبیر ہے  
 یا اور زیادہ ذکر کمالان کا رکوع میں ذکر کرنا سنت ہى اور معنی اسکے یہ ہے کہ مالک  
 اور نذرہ جانتا ہو عنین اپنى خالق عزوجل کو ہر چیز سے جو اسکی شان لا یتى نہیں  
 ہى اور شکر اور تعریف کرنا ہو عنین اپنى پروردگار کی اور حالت رکوع ہى میں ذکر  
 رکوع کو ہى تمام کری اور جب ذکر رکوع تمام کرنا منظور ہو تو پھر ہے کہ ذکر صغیر میں  
**اللہ کی** ھ کو اور ذکر کبیر میں **بِسْمِ اللَّهِ** کی ھ کو جزم سى شریعی بسکون ہے  
 زیر سے نہ شریعی تا حد عام ہونى کی ثابت ہو اور روایت ہى کہ جو رکوع کو بطریق  
 مذکور بجا لاوى تو وحشت قبر سى پہنچا **مَنْ رَمَى بِسْمِ اللَّهِ** اور جب رکوع سى فارغ ہو تو سید  
 درست کھڑا ہو اور ایک دم توقف کری اور سید ہى رتنى میں **سَمِعَ اللَّهُ مِنْكُمْ**  
**حَمْدًا** کا یہى قصد سنت سى کہى یعنى سنا اللہ تعالٰیٰ فى اپنى تعریف حسن  
 شخص نے کہ اسکی تعریف کی اور جزائى خیر اوسى دى پھر اللہ اکبر کہل سجدہ میں  
 جاوى پہلى باتوں کو زمین پہنچاوى بعد ازاں گہشتى پھر پیشانی سجدہ گاہ پر رکے

اور سجدہ میں سات عضووں کا لگانا یعنی ماتھا اور دو لونو ہتلی اور دو لونو گھٹنی اور دو  
 پاؤں کے انگوٹھوں کی سری واجب میں اور ناک کے سری کو زمین پر لگانا سست ہے  
 اور سجدہ میں ماتونگی اور ٹکلیاں کا قیدہ رکھی اور سر میں کو پاؤں سے بلند رکھی اور  
 ساتون اعضاؤں پر برابر بوجہ رکھی یعنی کسی اعضا پر کم یا زیادہ وزن نہ ڈالے  
 اور بغلیں کشادہ رکھی عورت رکوع اور سجود میں اپنی بدنکو ملا کی رکھی اور ماتون کو  
 گھنٹیوں تک میں برہنچادی اور بازو ٹنگو ملا کی رکھی اور معلوم ہو کہ مراد سجود سے  
 یہ ہے کہ خدایا اصل میری اس خاک ذلیل سے ہی کہ ہر کس و ناکس پر سر پہنچاتا ہے  
 اور سر اوٹھا خیسے یہ مراد ہی کہ خدایا تو ہی فی جہی اسی خاک سی پیدا کیا ہے  
 اور اسی خاک سی اوٹھا نکالا اور مراد دوسرے سجدہ سی یہ ہی کہ ابجد ابار و گریہی تو  
 جہی اسی خاک سے پیدا و زندہ کر گیا اور ہر وقت سجدہ ناک کو بھی سجدہ گاہ پر  
 رکھی مگر اوس صورت میں کہ سجدہ گاہ بڑی ہو اور سجدہ میں نظر اپنی ناک کے قطر پر  
 اور ذکر سجدہ کری کہ مثل ذکر رکوع واجب ہے اور ذکر سجود میں خواہ تین مرتبہ  
 یا اک مرتبہ سبحان ربی الا علی و ربی العزیز قصد واجب سی کہی اور معنی اس کے  
 یہ ہے کہ پاک اور منزہ اور مقدس جانتا ہوں میں اپنی خالق کو کہ نہایت بلند ہے  
 اور ذکر مرتبہ کے اوس چیز سے کہ الیق بلند سی اور رفعت اوس کی کے نہیں ہے  
 اور مشغول ہون میں اوس کی تعریف و ثناء میں اور نبل جان و نیجہ ذکر و تذکرہ کی اور ذکر  
 سجدہ کو سجدہ ہی میں تمام کری اور نین یا پانچ یا سات مرتبہ یا زیادہ ذکر کریں

سجدہ سجدہ میں کرنا سنت ہی حدیث میں دوسری کہ جب مومن سجدے میں  
 دیتا ہی تو شیطان فریاد کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ایسی دعا تو اطاعت اور  
 تابعداری حق تعالیٰ کی اور مینی نافہ بانی کی اور مینی سجدہ کیا اور مینی سر  
 کی اور واضح ہو کہ سجدہ سی ہی سین میں سر متعلق رکھتی از اجملہ دس واجب  
 اور پچیس امر سنت اور دو امر مکروہ میں اور تحقیر مفصل انکو بیچ الاخرت میں تلاش  
 کر چکا ہے الغرض بعد افرغ ذکر سر سجدہ سی اوٹھا کی دوزانوں طریق  
 بیٹھے کہ پشت قدم راست شکم قدم چپ پر ہوا اور دونوں گھٹنی ہی زمین سے  
 ملتی ہوں گھٹنا گھٹنی پر ہوا اور عورت اپنی تلوی دونوں زمین پر رکھ لی اور  
 گھٹنوں کو اوٹھا کے جہاتی سے ملا کے سمت کے قصد سنت سی بیٹھی اور اگر  
 زانوں زمین سی نہ اوٹھاوی اور سب عضو اپنی ملا کے دوزانوں ہی بیٹھے  
 تو ہی مضایقہ نہیں ہے اور بیٹھی ہی اللہ اکبر دونوں ہاتھ کانوں تک  
 بلند کر کے کہی اور بعدہ استغفر اللہ ربی و اتوب الیک کے بیٹھے  
 بخشش جاتا ہوں میں ہے اللہ سی اور توبہ کرتا ہوں میں اسکی درگاہ میں پر گریز  
 دوسرا سجدہ بطور سجدہ اول بجالای اور ہر سجدہ میں جب ذکر سجدہ تمام  
 کر ہی تو ذکر کبر کے اخیر حرف کو جزم سی پڑی جیسار کو معین گذارش ہوا پھر  
 سجدہ ثانی سے سر اوٹھا ہی اور طریق مذکور بیٹھی اور اللہ اکبر کہے  
 لمحہ توقف کر کے اوٹھی سجود اللہ تعالیٰ وقولہ اقوم و افعل ما تمیز

سے اسکے یہ ہیں کہ سات نوت خدا کی کہ بلند ہی اس کے عقل اور اک و سی پہنچ  
 اور ساتھ قدرت اور توانائی اور سکی اوٹھتا اور ٹپھتا ہو غنیم اور اَقْعَد کی اور پھینک  
 حال وقف میں کن پڑھی اور کٹر ہو غنیم پہنچ گئے اوٹھائی بعدہ ماتہ ۴ اور عورت  
 پہلی ماتو نکو اوٹھائی بعدہ زانوؤں کو ۴ جب رست کھڑا ہو تو بسم اللہ الرحمن الرحیم  
 کہہ لی اَلْحَمْدُ ہے اور پھر سورہ اخلاص پڑھی کہ صورت اور سکی یہ ہے ۴  
 بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَلَّمَنِیْہِ کَلِمَہِ اِیْمٰنِیْ مُحَمَّدٌ اَوْسَ شَخْصٌ کَہِ جَوْہَرِ اَلِیَّ نَسَبُ  
 سوال کرتا ہی ہُوَ اللّٰہُ وہ ہی ہے خدا اور اللہ نام ہے ذات واحد الوجود  
 مجمع جمیع صفات کمالیہ کا احد ایک ہے اپنی ذات و صفات میں اللہ الصمد  
 خدا بی نیاز اور بی احتیاج ہے اور پناہ ہی سب محتاجوں اور عاجزوں کی اور  
 نہ کہا تا ہی اور پتیا ہے اور نہ سوتا ہے لکیر لکڑ کوئی چیز اور سید انہیں کوئی  
 ہے مثل غرزد کے یا مانند اور کشف چیز کے جیسے مخلوقات سے پیدا ہوتے  
 ہیں مثل بول اور برز اور چرک اور عرق وغیرہ کی اور نہ کوئی لطیف چیز  
 اور سمیں سے نکلتے ہی مثل روح اور نفس کے اور نہ عوارض اور سطر میں مثل  
 اور دیکھنی اور غم اور خوشی اور ہدنی اور منہنی اور خوف اور امید اور ہول  
 وغیرہ کے کہ کوئی چیز انہیں سے اور سمیں پیدا نہیں ہوتی ہے و لکیر لکڑ نہ  
 کسی چیز سے پیدا ہوا اور نہ کسی چیز میں سے نکلا جیسے کہ حیوان حیوان سے  
 پیدا ہوتا ہی اور کہا نفس میں سے نکلتی ہے اور پہل پہول ہی درختوں میں سے

اور پانی پہاڑا۔ رزمین میں بھی اور بینائی انگلیہ میں بلکہ وہ جہدی کہ نہ کسی چیز کے  
 اور نہ کسی چیز کے اندر اور نہ کسی چیز کے اور اور نہ کسی چیز کی بھی بلکہ وہ پیدا کر نیوالا  
 سب چیز و نکاہی اور فنا کر نیوالا ہی سب چیز و نکاہی و فنا کر نیوالا ہی اور نہیں ہے  
 واسطے اوس خدا کے کُفُو اہم جنس اور مثل احد بلکہ یعنی اوس کا کوئی مثل  
 اور نظیر اور مشابہ ذات اور صفات میں نہیں ہے اور سنت ہی کہ جب یہ سورہ  
 غار یا غیر غار میں پڑھی تو بعد ختم سورہ تین مرتبہ کَذَلِكَ اللَّهُ رَبِّيْ لَمْ  
 یَیْنِ ایسا ہی پروردگار غفار مہر بعدہ اللَّهُ اکبر کہے اور انکو کانون  
 نک اور تھائی اور پیر انکو برابر مہر کے محاذی آسمان و سطحی نہائی تہہ رہے  
 اور کعبہ دست کو باہم ملا کی پہلا دی اور نظر تہیوں کی جانب کہی اور ہر ہے  
 کہ ہر کلمہ کہے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَحْمَدُ الْكَبِيرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَلِيُّ  
 الْحَكِيمُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَرَبُّ الْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَرَبُّ  
 مَا بَيْنَهُنَّ وَرَبُّ مَا تَحْتَهُنَّ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
 رَبُّ الْعَالَمِينَ بلکہ یعنی کوئی معبود نہیں ہے بجز خدا ہی یکتا کے کہ  
 جامع ہی جمیع صفات کمال کا بردبار ہی بخشندہ ہی اور نہیں ہے کوئی  
 معبود لائق پرستش مگر حق تعالیٰ کہ وہی بلند مرتبہ اور بزرگ ہی اور پیر  
 اور مقدر ہے وہ خدا کہ پروردگار ہی رحمت آسمان کا اور زمین کا ہے  
 ہفت گانہ کا اور پروردگار ہی اوس چیز کا کہ سچ اس میں اور آسمانی

اور جو کچھ درمیان آئی ہو اور جو کچھ کہنا دیر لگے ہے اور جو کچھ کہنی چاہی ہو اور جو کچھ غصہ عظیم  
 ہے اور علم تعریف ثابتہ میں داخل شدہ ایسا اللہ کے روزی مہی والا نام عالم کا ہے  
 اور واضح ہو کہ ان کلمات کو کلمات فرج کہتی ہیں اور مستحب ہے کہ وقت جا  
 گذرن اور وقت تلفیق ہی انہیں پڑھی قبض روح بہ آسانی ہوگی اور  
 قنوت جتنا طویل پڑھی بہتر ہے اور قنوت کی معنی دعا مانگنی کے ہیں  
 پس صلوٰۃ قبل قنوت ضروری پڑھی کیونکہ حدیث میں وارد ہے کہ دعا  
 بغیر صلوٰۃ کے قبول نہیں ہوتی ہی پس چاہی کہ بعد کلمات فرج یہ پڑھے  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ رَبِّ عَالَمِنَا بِفَضْلِكَ وَلَا تُعَاوِدْنَا قَعْدَ  
 اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَعَافِنَا وَعَافِ عَنَّا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ  
 إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا یعنی ای پروردگار رحمت  
 اور درود بھیج اپنی پیغمبر برحق محمد اور او کی آل پر اور ای پروردگار سرمدی معاملہ  
 کر تو ہمیں نہ فضل اپنی یعنی صرف تو اپنی فضل کو کام فرما اور کام میں لا تو  
 ہمارا لئی عدل اپنا یعنی ہم ایسی گنہگار اور خوار ہیں کہ عدل میں ہمارا مطلق  
 ٹھکانا نہیں ای پروردگار ہماری گناہ بخش دی اور ہم پر رحم کر اور عافیت  
 ہم کو درود اور بیماریوں اور بلاؤں اور فتنوں سے یعنی اسی قادر مطلق تو  
 ہم کو ہر ایک بیماری اور بلا سے اپنی حفاظت میں رکھے اور عفو کر خطائیں  
 ہماری دنیا اور آخرت میں تحقیق تو ہر ایک شے پر قادر اور توانا ہی ہے



دعائی قنوت جلاوۃ پڑھ کی اللہ اکبر کہے اور رکوع اور سجدہ موافق رکعت  
 اول مع استغفار بجا لاوی جب نون سجدہ نفسی فارغ ہو تو مطہرین کو  
 درست بیٹھی اور تشهد پڑھے مگر یاد رہی کہ تشهد سی ہی اٹھارہ امر باین  
 حسنا متعلق ہیں کہ نوا اور واجب اور آئندہ امر سنت اور طیک امر مکروہ و عہد  
 دلیل مفصل انکو بھی شیخ الاخرت میں گذارش کر چکا ہی اور صورت تشهد مختصر  
 یہ ہے اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 نماز قلیل ہو تو اسی تشهد پر اختصار کری تشهد طولانی نہ بجالائی  
 اور معنی اسکے یہ ہیں کہ گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی سوا معبود حقیقی کے  
 لایق عبادت کی نہیں ہے اور وہ یکتا اور لاشریک ہے اور گواہی دیتا ہوں میں  
 کہ تحقیق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم بندہ مقبول و رسول  
 برحق اوسکے ہیں با خدا رحمت اور درود بھیج اور پر محمد اور آل محمد دنیا و آخرت  
 میں ہر وقت نماز کرتے ہو اور ثواب فراوان مطلوب ہو تو یہ تشهد پڑھے  
 بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَخَيْرُ الاسْمَاءِ كُلِّهَا لِلّٰهِ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهُ  
 لَا شَرِيكَ لَهُ وَاشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ اَرْسَلَهُ بِالْحَقِّ  
 بَشِيرًا وَنَذِيرًا اِنَّ يَدِي السَّاعَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ  
 تَقْبَلْ شَفَاعَتَهُ فِيْ اُمَّتِهِ وَرِزْقَهُ وَرَحْمَتَهُ ۝ اور معنی اسکی یہ ہیں کہ

یاری ڈھونڈتا ہو نہیں سکتا نام بزرگ خدا کی کہ سزاوار پرستش کے ہی اور ساتھ خدا  
واحد کے کہ تمام تعریف مخصوص اوس کے لئے ہی اور بہترین اسم تمام وسطی خدا کی میں  
اور گواہی دیتا ہو نہیں کہ کوئی سوا خالق غرض کہ لائق عبادت اور پرستش کے  
نہیں ہے اور وہ وعدہ لاشریک ہے اور گواہی دیتا ہو نہیں کہ تحقیق محمد منبہ اسکا  
ہے اور بلاشبہ بھیجا ہوا اسکا ہے یعنی فستادہ خدا ہی ساتھ راستی اور  
درستی کے اور بشارت دینی والا ہی اہل ایمان اور اہل حق کو سات رحمت اور  
فضل خدا کے اور ثانی والا ہی غیر اہل حق کو یا اہل معاصی کی تائید و عقوبت اور  
عدل خدا سی کہ روز قیامت میں ہوگا اسی خدا رحمت اور درود پہنچ اور محمد اور  
آل محمد کے دنیا و آخرت میں اور اسی پروردگار قبول کرتا شفاعت اوسکی بیعت  
اوسکی کے اور بلند کرتا درجہ اسکا پس اگر در کعتی نماز ہو تو بعد تشهد مذکور  
سلام بجا لائی اور نمازی فارغ ہو اور اگر نماز مغرب ہو تو سلام نہ بجا لائی صرف  
تشہد پڑھ کر بخیر **لِلّٰہِ تَعَالٰی وَقُوَّتِہٖ اَقُوْمُ وَاَعُوْذُ بِکَ اَسْتَاذِنُ کَمَا**  
**ہُوَ اَکْبَرُ** اور پھر قصد واجب خواہ ایک یا بیسویہ حمد خواہ تسبیح اربعہ پڑھی اور تین دفعہ تسبیح از  
کا پیرہنا **اَوَّلُ سَبْعِ اَلْفِ تَسْبِيْحَاتٍ** اربعہ سورہ دیگر شروع نکر می رکوع و سجود  
وغیرہ بطریق مذکور بجا لائی تشهد پڑھ کے سلام بجا لائی اور نمازی فارغ ہو  
اور اگر نماز عشا یا نماز ظہر یا نماز عصر یعنی چور کعتی نماز ہو تو بعد اتمام رکعت سوم  
ذکر استاذن کہتا ہو اکبر ہو جادی اور تسبیحات اربعہ یعنی **سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ**

اللَّهُ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہے رکوع و سجود و شہد و سلام وغیرہ  
 بطریق مذکور بجا لاکر نماز کو تمام کریں اور نمازی فارغ ہوئے اور واضح ہو کہ سلام  
 سے سترہ امر متعلق ہیں کہ بائیں امرائیں سے واجب ہیں اور بارہ سنت اور مفصل  
 انکو یہی خیف نہج الاخرت میں گذارش کر چکا ہے اور یہ بھی واضح ہو کہ  
 سلام تین میں چنانچہ پہلا سلام یہ ہے پس چاہے کہ بعد شہد کے نماز صبح میں  
 دو رکعت کی اور مغرب میں تین رکعت کی اور عشا اور ظہر اور عصر میں بعد چوتھی  
 رکعت کی بقصد قربت کہی السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ  
 وَبَرَکَاتُہُ اور یہ بھی یاد رہی کہ یہ سلام سنت ہی اور داخل شہد ہے  
 پر دوسرا سلام بجا لاوی اور صورت سلام دیگر یہ ہے السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا  
 اللَّهُ النَّبِیُّ الْخَیْرُ ثُمَّ بَعْدَہُ سلام ثالث بجا لائی اور صورت سلام نہی ہے  
 السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُہُ اور یہ بھی واضح ہو کہ ان دونوں  
 سلاموں میں جس سلام کو پہلی نماز سی باہر ہو سکی میت سی شری تو نماز سی باہر جاتا  
 مگر احوط یہی کہ میت خروج السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُہُ پھر کرے  
 اور ان دونوں سلاموں کی یعنی دوسرا اور تیسری سلام کے واجب اور سنت  
 ہونے میں اختلاف ہی یعنی بعض کے نزدیک دوسرا سلام واجب اور تیسرا سلام  
 اور بعض کے نزدیک تیسرا سلام واجب اور دوسرا سنت المختصر ان تینوں  
 سلاموں کو بہ ترتیب بجا لائی اور سلام بجا لانی وقت یہی کف دست راست کو

او نگلیان ملاکی رلق راست پر رکھی اور سبط کف دست چپ کو او نگلیان باہم  
 ملاکی ران چپ پر رکھی اور واضح ہو کہ کہنا تسلیم کا اس قدر بلند کہ اپنی کانو غین اواز  
 جاوی یعنی اپنی کہنی کو آپسنلی واجب ہی اور معنی پہلی سلام کے یہ ہیں کہ سلام میرا  
 اور رحمت اور برکتیں خدا کی تمیز ہوں کہ رسول خدا پس پہلی سلام میں قصد سلام  
 جانب سول مقبول کری اور معنی دوسری سلام کے یہ ہیں کہ سلام اور رحمت خدا  
 او پر جاری اور بندہ گان شاید خدا پر ہو اور مراد بندہ گان شاید سے  
 سب نبی اور چہارہ معصوم علیہم السلام میں پس سنت ہی کہ اس سلام کو مقصد  
 انبیا اور چہارہ معصوم بجالائی ملہ اور معنی تیسرے سلام یہ ہیں کہ سلام اور رحمت  
 اور برکت خدا تم پر ہو ای مومنو اور تمہاری عورت مومنہ پر اور اس سلام میں دو نوبتہ  
 کہ ساتھ میں یا سب فرشتہ اور جمیع مومنین اور مومنات کے سلام کا قصد کری  
 ملہ اور نماز جماعت میں پیش نماز مومنین کو داخل کر دو مومنین پیش نماز اور تمام مومنین  
 اور جناب شیخ بہاوالدین محمد عالی علیہ الرحمہ ارقام فرمائی ہیں کہ پیش نماز کو سلام  
 بجالانا اور بلند سی سنت ہی اور مومنین کو آہستہ اور بعد الفرائض ہر سہ سلام  
 تین دفعہ اللہ اکبر کہے اور ساتھ کانوں تک لیجائی بعد بیچ حضرت فاطمہ سلام  
 جس طرح شبہا ہی دانہ نامی خاک کر بلا پر پڑی کہ بغایت ثواب ہی اور صورت  
 تعداد خواہد کہ حضرت یہہ ہی کہ چون تیس دفعہ اللہ اکبر اور تین تیس دفعہ سبحان  
 اور تین تیس دفعہ سبحان اللہ اور ایک دفعہ لا الہ الا اللہ کہی بعد سورت

قرآن اور اوعیہ بطور تعقیب پڑھی اور ہر ایک تعقیبات اپنی اپنی جگہ پڑھ کر پڑھیں  
 اور حقیر ہی نہج الاخرت میں گذارش کر چکا ہی اور پڑھا آیتہ الکرسی اور سورۃ اخلاص  
 اور اوعیہ صحیفہ کا ملکہ کا ثواب عظیم کہتا ہی اور بعد ان فراغ تعقیب سجدہ شکر  
 بجالاتی ہرگز ترک نہ کری کیونکہ بجالانا سجدہ شکر کا نہایت ثواب ہی اور موجب  
 خوشنودی حق سبحانہ تعالیٰ ہے اور ملائکہ کو بھی بہت پسندی چنانچہ کتاب  
 تہذیب میں ہے کہ جب مومن یا مومنہ بعد ان فراغ نماز تسبیح و تعقیب سجدہ شکر  
 بجالاتا ہی تو حق تعالیٰ فرشتوں فرماتا ہی کہ دیکھو ہم میری بندگی کو کہ عباد  
 میری بجالایا اب سجدہ کرتا ہی اس بات کی شکر کا کہ مینی توفیق دسی عطا کی  
 پس جزا اسکی کیا ہی فرشتے عرض کرتے ہیں کہ خدا یا میری رحمت پہر حق تعالیٰ  
 ارشاد کرتا ہی اور کیجزا ہی اسکی ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ بہشت پہر حق تعالیٰ ارشاد کرتا ہی اور کیا  
 جزا اسکی عرض کرتے ہیں کہ غایت مہات پہر فرماتا ہی اور کیا ہی جزا اسکی بیان تک کہ نہیں  
 باقی رہتی کوئی چیز عمدہ و نیک مگر یہ کہ فرشتے کہنی ہیں او کو پہر حق تعالیٰ فرماتا ہی کہ  
 جزا اسکی ملائکہ عرض کرتے ہیں کہ خدا یا اب ہم نہیں جانتے پس حق سبحانہ تعالیٰ ارشاد  
 کرتا ہی کہ میں ہی شکر اسکا ادا کروں گا جیسا کہ اسنے میرے شکر ادا کیا اور فضل و رحمت  
 دیکھا و نگاہ اور ترک یہ مختصر سجدہ شکر کی یہ ہے کہ سجدہ طہ خاک کے بلا پریشانی  
 رکھی اور انگلیاں اسپین ملا کی و دونوں کف دست کو سجادہ پر رکھے  
 اور سینہ و شکم کو بھی سجادہ سی ملا دیوی اور سورۃ العنقرۃ العنقرۃ کہ

اور اگر وقت قبل ہو تو من و فعدہ کہنا کافی ہے پیر دہنی طرف اور بائیں طرف کے  
 رخسار کو سجدہ گاہ پر رکھ کے سو سو دفعہ اور جو ممکن نہ ہو تو تین تین دفعہ یا اَللّٰہُ  
 یا اَدِیَاہُ یا سَبَّیْکَ اے کچھ پیر مہیشا نیکو سجدہ گاہ پر رکھی اور شکر اَشکُر ا  
 سو دفعہ کہی اور اگر نہ ہو سکی تو تین دفعہ اور حضرت امیر المومنین ع فرماتی ہیں کہ بہت  
 سخن تر و خدا پرست کہ بندہ مومن یا مومنہ سجدہ میں کہی اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ رُحُو  
 اور کتاب میں لایحضر میں حضرت امام جعفر صادق عسی وارد ہی کہ ہر گاہ بندہ سجدہ  
 میں یا اَدِیَاہُ یا اَدِیَاہُ کہی جب تک سانس و فاکری تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ تَبَّکَ  
 کیا حاجت رکھتا ہے تو اور فرمایا کہ ہر گاہ تین مرتبہ سجدہ میں کہی یا اَللّٰہُ یا اَدِیَاہُ  
 یا سَبَّیْکَ اے حق تعالیٰ ہی فرماتا ہے پس بفرغ سجدہ شکر دعا مانگی کو نکر دعا  
 مانگنا حق تعالیٰ کو کمال پسند ہی چنانچہ وہ ارشاد کرتا ہے وَ اِذَا سَأَلَ عَمَّا  
 وَ اِلٰی رَبِّکَ فَادْعُ پس اس آیت کی خلاصہ معنی جو حضرت امام جعفر ص  
 نے ارشاد کئی وہ یہ ہیں کہ جب نماز سے فارغ ہو تو تعقیب اور دعا میں مشغول ہوا  
 حاجات اپنی حق تعالیٰ سے طلب کرو اور اپنی امیدیں غیر اسکی سے قطع کرو اور  
 اعادیت کثیرہ سے بھی ناہت ہوتا ہے کہ دعا مانگنا حق تعالیٰ کو بہت پسند  
 چنانچہ اہلبیت طاہرین علیہم السلام سے وارد ہی کہ خداوند عالم کسی چیز کو پسند نہیں  
 کرتا ہی دعا مانگنے کے مقابل میں پس لازم ہے کہ بعد از فراغ نماز و تسبیح و تعقیب  
 وغیرہ ہر ایک بندہ اپنی اور برادران ایمانی کی حاجتیں معبود حقیقی سے طلب

پہلی رکعت میں دو شک و قوہ باطل غازی شک و مغرب و صبح کی نماز میں ہو و  
 رکعتوں کا جو شک ہی باطل و صورتیں باغ شک کی میں ہو و جانتا جکا ہی بہت ہی ضرر  
 و ہمیں جانتی نماز صحیح و کھیتہ میں کی ہوں قصر و صورت پہلی و بعد اکل و نوسجد کے  
 شک و دو تین تہی ہو و تین رکعتوں کو یکے بنا و کر تمام دس نماز کو اسجا و رکعتیں و نشستہ ہی وانا  
 و یا اللہ استا و تو جانا لانا و احوط آئیں اچانک و قوم و پہلی صورت یہ شک کی ہو معلوم صورت  
 شکات میں و چار میں و رکعت بنا جا رہا تمام کر دہر و رکعت نشستہ تلاویج و اسطر حسیہ حکم  
 مشورہ تیسری و دہمین میں بن اگر ہو شک و رکعت بنا چار پر تو انی یک و اور استاد رکعتیں بن و  
 اس میں احوط اعادہ ہی شک و لیکن اکل سجدتیں کی قید سجدہ اندر رکعت نجات کی امید و صورت  
 جہتی شک و دو میں و چار میں ہو و بعد اکل سجدہ و ٹی شک و رکعت بنا چار پر تو انی یشتا  
 و او یہ حسن علم شرع کو ہر آن و و استاد و نشستہ سجا و رکعتیں ہر مقام میں تولا و صورت  
 پانچویں شک اگر چار و پانچ میں ہو و دونوں سجدہ بعد پر شک و ہو خارج نمازی سجا و  
 لانا و سجدہ کے توجہ اگر میان و سجدہ شک ہو و توجہی و سجدہ ہی ہو کی کچھ و  
 لیکن احوط اعادہ ہی ہر دم و قول شائع کا یہ کیا ہی رقم و اور جو بعد رکوع قبل سجدہ و  
 شک ایسا نماز میں موجود و پہری و سجدہ اور اعادہ و یاد رکھو لیکن اگر ارادہ و  
 و اور پیش از رکوع کے شک ہو و چار و پانچ میں توجہ ہر سجا و چار و رکعت بنا حکم خدا  
 و پھر دو رکعت نشستہ تلاویج و سجدہ دو سہو بھی کر لیج و نہ فراموش یہ سخن کہ جو و  
 اور نیت نماز شک یا اس طرح کری کہ ایک رکعت نماز احتیاط کی یاد و رکعت دہستے

شک کے کہ نماز ظہر میں مثلاً مجھے ہوا تھا پڑھتا ہوں وجہ قرعۃ الی بعد بعد اسکے اللہ اکبر  
 کہی فقط سورہ حمد پڑھی دوسرا سورہ پڑھی اور غرض حمد کے تسبیح اور بعد پڑھی ظہر وقت میں  
 اور شہد و سلام بجا لا دیکھنا احکام مسجد کا سہو کی نوحہ میں جات سجدہ سہو کی بعض  
 میں اتفاق بعض میں اختلاف ہی پہلے بات کرنا اور حرف یا زیادہ یا ایک حرف تمام الفائدہ کہ دعا  
 و ذکر قرآن نہو اور اس میں کہ یہ موجب سجدہ سہو کی ہی ہو دوسری اگر شک کی حیثیت اور پانچویں  
 رکعت میں بعد اکیس دنوں مسجد کے تیسرے سجدہ کے واجب فی بین پہلے تشہد کے پہلوی ہو اور  
 بعد رکوع یا آوی اور صلوات کا پہلوی نہو بشرطیکہ محل ہر ایک گیا ہو پس اس صورت میں واجب  
 کہ جو پہلا ہو بعد سلام بجا لا بعد اسکے دو سجدہ سہو کری اگر دو چیزیں پہلا ہو اور سی  
 ترتیب سے کہ حسب طور پہلا ہو بعد سلام بجا لا و پھر ایک کے لئے دو سجدہ سہو کری مثلاً نما  
 ظہر میں تشہد اول ہو گیا یا ایک سجدہ تیسری رکعت سے فراموش کیا ہو پہلی تشہد بجا لا  
 اور نیت اسطور کری کہ تشہد فراموش نما ظہر کا بجا لانا ہوں ادا واجب تقریب بخدا  
 اگر وقت گزر گیا ہو بجای ادا قضا کہی بعد اسکے سجدہ فراموش شدہ ہی اسطور کہ  
 بعد اسکے اول سجدہ تشہد کے سہو بجا لا بعد ان سجدہ پہلو ہوئی کے سجدہ پہلو  
 کری تو بہتر ہی اور نیت کری کہ دو سجدہ سہو واسطی سہو کہ نماز ظہر میں کیا میں بجا لانا  
 ہوں واجب تقریب بخدا چوتھی سجدہ سہو کے واجب ہوتی ہیں اسطے پہلوی سجدہ پہلو  
 کے اسوقت کہ بعد رکوع کی یا آوی از رو احتیاط بجا لا پانچویں جب سلام پہلو سے  
 بی موقع پڑ جائے چشتی حسب وقت کہ پہلو سی کھڑا ہو پیشانی کے مقام میں اور پیشانی کے



کہڑی ہونیکے مقام میں اس صورت میں سجده سہو کے احوال ہیں تو میں اسطے ہر ایک کے اور  
 زیادتی کے کہ غار میں واقع ہوگا اس میں بھی بعض فی سجدہ سہو واجب بناسی یا نہیں  
 اس مقام میں کہ شک ہو درمیان میں دہچاڑ کھٹ کی اور ظن کا غلبہ ہو اطراف چوڑی  
 کے تو غار کو تمام کری اور احتیاطاً سجدہ سہو کے بجائے دونوں اس مقام میں شک کے  
 زیادتی، کمی افعال نماز میں مانند اسکے کہ شک کے ہی کہ میں یا ایک سجدہ کیا ہی اور  
 یہ بھی جانتا ہی کہ اس میں ایک چیز مجھے صدادہ ہوئی تو اس صورت میں احتیاطاً  
 سجدہ سہو کے کری اور کیفیت سجدہ سہو کے یہ ہے کہ پہلی نیت کری بطور کہ مذکور ہو  
 کہ نیت جب ہی بعد اسکے سجدہ کری بعد اس کے سلام پیر اور منتخب ہے کہ اللہ اکبر کے  
 بعد نیت کے اور بعد سر اوٹھانی کے اور سجدہ سہو میں یہ ذکر کہی بسم اللہ وبالله  
 اللہ صلی علیٰ محمد و آل محمد اور جب روئے سجدہ سہو کی اور ٹھانی پہ شہد خفیف  
 ثیرہ ناکافی ہی اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ  
 اللّٰهُ صلی علیٰ محمد و آل محمد السّلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ  
 اور ان صورتوں سے بعد باطل ہوئی ہی اگر سہو کے بعد ہی کام ہی یا بہت چپ رہی یا پھر تڑپ کر  
 یا بدن یا اگر انجس ہو یا وقت سے الگی غار پری یا مکان و لباس غصبی ہو یا فقہانہ سے  
 طے ہے یا دنیا کی واسطے روک یا قبلہ سے منحرف ہو جائی یا نی کچھ زمین یا کچھ دیوار  
 کو فی حق قرآن دعا زیادہ یا کم شری یا نہ بے نقب یا نہ ہی باطن میں کسی من اثر کہ اسطے

جبکہ ہم محمد مصائب بصدق دل تمام  
 کر چکی تالیف یہ نسخہ نقیض کے نگار  
 سہلا اس میں غنا چھاننے کی مین رنج  
 بہر و مہونہ لکھ اوسے موشان ہر دیار

ہے مزین باشعور دین کی پاک سر ہو غزوں تا اس سالہ کا وثوق و اعتبار

بندہ ضامن علی کو قلم تیار کیا  
 سال و بکار دی جنت و سر اصدق سے  
 صاف لکھتے ہیں علی خیر العمل کی خوشیاد  
 ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۰۲



